السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

دیکھنے میں آیا ہے کہ عورت نماز جنازہ نہیں پڑھتی، فضیلة الشیخ سے سوال یہ ہے کہ کیا یہ ممنوع ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

نماز جنازہ مردوں اور عورتوں سب کےلیے ہے کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے:

(من شهد الجنازة حتى يصلى فله قيراط ‘ومن شهد حتى تدفن كان له قيراطان قيل: وما القيراطان؟ قال: مثل الجبلين العظيمين) (صحيح البخاري ‘الجنائز‘ باب من انتظر حتى تدفن‘ ح: 1325 وصحيح مسلم الجنائز‘ باب فضل الصلاة على الجنازة‘ ح: 945)

’’جس شخص نے جنازے میں شریک ہوکر نماز جنازہ پڑھی اسے ایک قیراط ثواب ملتا ہے اور جو اس کے دفن تک موجود رہے اسے دو قیراط ثواب ملتا ہے۔ عرض کیا گیا دو قیراط کتنے ہوتے ہیں؟ آپ نے فرمایا دو بڑے بڑے پہاڑوں کے برابر۔‘‘

لیکن عورتوں کےلیے جنازہ کے ساتھ قبرستان میں جانا جائز نہیں ہے، کیونکہ انہیں اس سے منع کردیا گیا ہے جیسا کہ حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے:

(نهينا عن اتباع الجنائز ولم يعزم علينا) (صحيح البخاري ‘الجنائز‘ باب اتباع النساء الجنازة‘ ح: 1278 وصحيح مسلم ‘الجنائز‘ باب نهى النساء عن اتباع الجنائز‘ ح: 938)

’’ہمیں جنازوں کے ساتھ جانے سے منع کردیا گیا اور اسے ہمارے لیے ضروری قرار نہیں دیا گیا۔‘‘

لیکن نماز جنازہ پڑھنے سے عورتوں کو منع نہیں کیا گیا خواہ نماز جنازہ مسجد میں ادا کی جارہی ہو یا گھر میں یا جنازہ گاہ میں۔ عورتیں مسجد نبوی میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بھی اور آپ کے بعد بھی نماز جنازہ پڑھتی رہی ہیں۔

جنازہ کے ساتھ قبرستان تک جانے کی طرح زیارت قبور بھی صرف مردوں کےلیے مخصوص ہے کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبروں کی زیارت کرنے والی عورتوں پر لعنت فرمائی ہے۔ اس ممانعت میں حکمت یہ ہے کہ جنازوں کے ساتھ قبرستان جانے اور زیارت قبور میں اس بات کا اندیشہ ہے کہ عورتوں کی وجہ سے مرد اور مردوں کی وجہ سے عورتیں فتنہ میں مبتلا ہوں گی۔ واللہ اعلم۔ نیز نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

(ما تركت بعدي فتنة اضر على الرجال من النساء) (صحيح البخاري ‘النكاح‘ باب ما يتقى من شوم المراة الخ‘ ح: 5096 وصحيه مسلم ‘الرقاق‘ باب اكثر اهل الجنة الفقراء ‘ ح: 2740)

’’میں نے اپنے بعد کوئی ایسا فتنہ نہیں چھوڑا جو مردوں کےلیے عورتوں سے بڑھ کر نقصان دہ ہو۔‘‘

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ اسلامیہ

کتاب الجنائز: ج 2 صفحہ 51

محدث فتویٰ